سندھ حکومت
محکمہ آبپاشی

کوہستان میں 13 چھوٹے ڈیموں

باندھاکو،باڑو، چکری ،چرلو، مانجھند میں سن 2، گڈاپ-2،خدابخش، لٹ-2،جھرندو-2،گوربن بٹھی-ڈھیر شریف اور جھڑنڈو1-اور غیئب جان کےلئےسماجی و ماحولیاتی انتظام(ای ایس ایم پی) کا خلاصہ

سندھ ریزیلینس پراجیکٹ (ایس آر پی) (اضافی مالی تعاون)

(آبپاشی ڈویژن) (173087)

مئی 2021

پراجیکٹ مینجمنٹ ٹیم

سندھ ریزیلینس پراجیکٹ

آبپاشی ڈویژن

کریڈٹ نمبر:PK-5888

ASSOCIATED CONSULTING ENGINEERS ACE LIMITED
Regional Office (South)
D-288, KDA Scheme No. 1, Stadium Road Karachi-75350
Phones (92-21)34141172, 34141173, 34141174,
Fax: (92-21) 34141175
E-mail: acesouth@gmail.com; www.acepakistan.com
Project Office:
D-266, KDA Scheme No. 1, Stadium Road Karachi-75350
Phones (92-21) 34125202
E-Mail: 30dams@gmail.com

کوہستان میں 13 چھوٹے ڈیموں
باندھاکو، باڑو، چکری،چرلو، مانجھند میں سن2، گڈاپ-2، خدابخش،لٹ-2،جھرندو-2، گوربن بٹھی-ڈھیرشریف اورجھڑنڈو1- اورغیئب جان کےلئے
سماجی و ماحولیاتی انتظام (ای ایس ایم پی) کا خلاصہ

حکومت سندھ نے محکمہ آبپاشی سندھ (ایس آئی ڈی)اورصوبائی ڈیزاسٹر مینیجمنٹ اتھارٹی(پی ڈی ایم اے)کے ذریعے عالمی بینک کے تعاون سے سندھ ریزیلینس پراجیکٹ(ایس آر پی)منصوبہ شروع کیا ہے۔ ایس آر پی منصوبے میں دریائے سندھ کے کنارے موجود مٹی کے پشتوں کی بحالی/بہتری اور صوبے کے خشک سالی اورکم پانی والے علاقوں میں بارش کےپانی کےذخیرے کیلئےچھوٹے ڈیموں کی تعمیرشامل ہے۔ایس آر پی منصوبےکےتحت حالیہ دوسالوں کے دوران 14 ڈیموں کی تعمیرات مکمل ہوچکی ہیں۔اب عالمی بینک کےاضافی تعاون سے حکومت سندھ بارش کےپانی کےذخیرے کیلئے تحصیل سیہون میں باندھاکو،باڑو، چکری اورچرلوجبکہ تحصیل مانجھند میں ضلع جامشوروکے سن-2،ضلع جامشورو کی تحصیل گڈاپ میں گڈاپ- 2،خدابخش، لٹ-2،جھرندو2،گوربن بٹھی-ڈھیرشریف اور جھرنڈو-1- اورسندھ کے ضلع ٹھٹھہ کی تحصیل گھارو،ضلع ملیرمیں غیئب جان ہیں۔ان تمام ڈیموں میں سے کوئی بھی ڈیم پراٹیکٹڈ ایریا /محفوظ قرار دئےگئےعلاقوں میں شامل نہیں ۔ مذکورہ ڈیموں کیلئے کئےگئے ایک سروےمیں مشاہدہ کیا گیا ہے کہ کوئی بھی ڈیم سائٹ کی تعمیر کا منصوبہ کسی بھی نیشنل پارک /محفوظ ایریا کی حدود میں نہیں ہے۔ان تمام ڈیم سائٹ سے محفوظ علاقے کم از کم 15 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔

قومی وصوبائی ریگولیٹری تقاضوں اور عالمی بینک کی سیف گارڈ پالیسیوں پرعملدرآمد کیلئے ایس آر پی منصوبے کے تحت مذکورہ ڈیموں کی تعمیرسے ممکنہ منفی اثرات کےخاتمے یا کم کرنےکے لئے ایک ماحولیاتی اور سماجی جائزہ لیا گیا۔ ماحولیاتی و سماجی تشخیصی فہرست کے استعمال سے تمام منصوبوں کی ماحولیاتی درجہ بندی کی گئی۔ پالیسیوں کی تعمیل ایک تفصیلی ماحولیاتی و سماجی اثرات کی تشخیص (ای ایس ائی اے)سے کی گئی۔ امکان ہے کہ اس منصوبےسے ماحولیاتی وسماجی اثرات کم سےکم ہونگے۔یہ منصوبے ماحولیاتی درجہ بندی کے معیار کے تحت کیٹیگری "بی" کے زمرے میں آتے ہیں،یہ فریم ورک عالمی بینک سے منظورشدہ ہے۔ یہ منصوبے جس کیلئےانوائرمینٹل اینڈ سوشل مینجمنٹ فریم ورک دستاویز کےمطابق یہ ماحولیاتی و سماجی پلان-ای ایس ایم پی عالمی بینک کی درجہ بندی"بی "کیٹیگری کی ضروریات پوری کرنے کیلئےتیارکیا گیا ہے۔

یہ ای ایس ایم پی منصوبے والے علاقوں کے طبعی ، حیاتیاتی ، سماجی، معاشی اورماحولیاتی پہلوؤں کی معلومات پیش کرتا ہےاور ممکنہ سماجی و ماحولیاتی منفی اثرات کو ختم کرنے کے لئے منصوبے کے نفاذ کے دوران تخفیفی اقدامات کا ایک مجموعہ فراہم کرتا ہے یہ منصوبے صوبہ سندھ کےکوہستان ریجن میں ہیں یہاں مقامی افراد زیر زمین پانی کا استعمال کرتے ہیں یہاں زیرزمین پانی کی گہرائی 80 سے 250 فٹ تک ہےاگر دوسالوں تک بارشیں نہ ہوں تو زیر زمین پانی خشک ہوجاتاہےاور مقامی آبادی کے پینے اورزراعت کیلئے پانی دستیاب نہیں ہوتا۔

اس خطے میں پانی کے ذخیرے کیلئے ڈیم بننے سے زیر زمین پانی طویل عرصے تک محفوظ رہےگا ۔ڈیموں میں جمع ہونے والے پانی سےرینج لینڈ کےقریب بسنےوالےمقامی افراد اورمویشیوں کو پینے کاپانی مل سکےگا۔ ان تعمیرات سےسیلاب کی رفتار کم کرنے سے ذرخیز زمین کے کٹاؤ،عوامی سہولیات جیسے رابطہ سڑکیں، بجلی کے پول اور مقامی آبادیوں کیلئے نقصانات کم ہونگےپانی نہ ہونے سے یہاں زراعت متاثر ہوتی ہے،ان علاقوں میں بارش کےپانی سےکاشت ہونےوالی فصلوں کی پیداوار کم ہوتی ہے۔

موسم گرما کی روا یتی اہم فصلیں باجھرہ، جوار اور گوار ہیں جبکہ سرد موسم میں جو اور سرسوں کاشت کی جاتی ہے۔ یہ فصلیں انسانوں اورمویشیوں کی خوراک کا بنیادی ذریعہ ہیں۔مویشی مقامی آبادی کا اہم اثاثہ ہیں،ان علاقوں میں پینے کے پانی اور نباتات کی کمی سے مویشیوں کی صحت بھی شدید متاثر ہورہی ہےاور دودھ کی پیداوار میں بھی کمی آئی ہے جس سےمقامی افراد کی غذائی ضروریات اور آمدنی پر سنگین اثرات مرتب ہورہے ہیں۔پانی کی قلت والے ان علاقوں کے مقامی افراد چارے کی عدم دستیابی کی وجہ سے اپنے مویشیوں کو ان علاقوں میں منتقل کرنے پر مجبور ہوتےہیں جہاں پانی دستیاب ہوتاہے۔ کوہستان ریجن میں ان ڈیموں کی تعمیر سے زمینی پانی کے ذخائر میں اضافہ ہوگا،زیرزمین پانی ٹیوب ویلزاور کنووں کے ذریعے پینے کے لئے استعمال ہوسکےگا اورمقامی آبادی اور مویشیوں کو پینے کا صاف پانی ملےگا۔ ان منصوبوں میں پانی کی فراہمی کے کسی بھی چینل /ٹیوب ویلوں کی تعمیر کے لئے مالی اعانت شامل نہیں۔ چھوٹے ڈیموں کی تعمیر کا بنیادی مقصد زیرزمین پانی ذخیرہ کرنا ہے اس میں زرعی سرگرمیوں کوفروغ دینے کاکوئی منصوبہ نہیں ہے۔ان ڈیموں کا پانی پینے ، گھریلو استعمال اور مویشیوں کے پینے کے لئےذخائر سے براہ راست حاصل کیا جائے گا۔ مقامی حکومت ان دیہاتوں کیلئے واٹر ٹریٹمنٹ اورسپلائی کا کام اگلے مرحلے میں مکمل کرسکتی ہے۔

کوہستان کاخطہ بنجرعلاقے میں ہےاس مقام پرپانی کی قلت اورزمینی سطح پر خاردارجھاڑیاں ہیں ،زمین کےایک بڑےحصے پر گھاس ہی گھاس اگی ہےجو مویشیوں کے لئے غذائیت سے بھرپور لذیذ چارہ ہے۔یہاں ببول، نیم، جاراور کیکرسمیت دیگر اقسام کے درخت اور جھاڑیاں ہیں۔یہاں موسمی بارشیں پانی کا اہم ترین ذریعہ ہیں جو زیرزمین پانی کو دوبارہ ذخیرےکے قابل بنانے سمیت یہاں درختوں اور پودوں کی نشوونما اور جانوروں کی خوراک کے لئے جنگلی گھاس کی پیداوار میں معاون ثابت ہوتی ہیں۔ علاقے کے کئی حصوں میں برساتی نمی مقامی فصلوں کی پیداوار کے لئےانتہائی مفید ثابت ہوتی ہے جب بارش ہوتی ہے تو پانی مختلف ندیوں نالوں میں آجاتا ہے۔

کوہستان خطے میں کنویں پینے کے پانی کے اہم ذرائع ہیں ان کنووں کی گہرائی 80 سے 250 فٹ تک ہے۔ پانی کا دوسرا اہم ذریعہ مٹی کے تالاب ہیں جو زمین کھود کر بنائےجاتے ہیں یہ تالاب برسات کےدنوں میں پانی سے بھر جاتے ہیں یوں یہاں انسانوں اور مویشیوں کے لئے 2سے6مہینوں کیلئے پانی دستیاب ہوتاہے، یہ تالاب زیرزمین پانی کو دوبارہ ذخیرہ کرنے میں بھی مدد دیتے ہیں۔ مقامی خواتین اپنے گاوں سے تقریبا 2 سے 4 کلومیٹرکےفاصلےپربنےان تالابوں سے پانی بھرکرلاتی ہیں ۔ مذکورہ تعمیرات سےپینے کے پانی کی قلت ختم ہوجائےگی نا صرف یہ بلکہ ایک طویل عرصے کیلئے میٹھا پانی بھی دستیاب ہوسکےگا۔ان ڈیموں کی تعمیر سے 23 دیہاتوں کے16 ہزار 9سو76 مرد و

خواتین پر مشتمل 2 ہزار425 گھرانے مستفید ہوں گے۔کوہستان ریجن سمیت صوبہ سندھ کے قحط زدہ علاقوں میں پچھلےکئی عرصے سے بارشیں نہ ہونےسے صورتحال انتہائی ابتر ہوگئی ہے۔

ان منصوبوں کے مقاصد کی تکمیل کیلئے مختلف متبادلوں پر تجزئے کئےگئے ہیں جن سےماحولیاتی، سماجی و معاشی اثرات کم سے کم ہوسکیں ڈیموں کی تعمیر سے ان مقامات کی زمین بھرنے کیلئے پشتوں کی تعمیرکیلئے مقامی سطح پر دستیاب مواد استعمال کیاجائےگا اونچی ڈھال بھرنے اور پتلے پتھریلے حصوں کےتحفظ کیلئے بڑے پتھر دستیاب نہ ہونےپرچونے کا پتھر استعمال کیاجائےگا۔برساتی پانی کے تیز بہاو کو محفوظ بنانے کیلئے ڈیم کے وسط میں کنکریٹ کا ایک پکا اسپل وے تعمیرکیا جائےگا۔پانی کے ذخیرے کیلئے مقامی مواد اور تعمیراتی صنعت کے ذریعے بنائےگئے ایسےچھوٹے ڈیم بہت مفید ثابت ہوتے ہیں ان سےطویل عرصے کیلئے آبی ذخائر دستیاب ہوتے ہیں، منصوبے کے مقاصد کے حصول کے لئےاسی طرز کےاقدامات بہت کارآمد ثابت ہوتے ہیں۔

ان تمام منصوبوں کے لئے کسی بھی نجی اراضی کے حصول کی ضرورت نہیں کیونکہ برساتی نالے سرکاری ملکیت ہیں مزید یہ کہ یہاں کسی عمارت کو مسمار کرنے کی ضرورت ہے اور نہ ہی دوبارہ آبادکاری کامسئلہ درپیش ہوگا کیونکہ یہ منصوبےکم آبادی والےعلاقوں میں ہیں۔اس سے عارضی طورپرسماجی وماحولیاتی اثرات صرف نجی ملکیت یا سرکاری ملکیت والی غیر منقولہ اراضی کے کیمپوں کی تعمیر/ کھدائی کے مال کا استعمال اور بیرونی افرادی قوت کی آمد، نباتات کا نقصان اور ملازمین کی صحت اور تحفظ کےعارضی مسائل پیدا ہوسکتے ہیں جس کے لئے (ای ایس ایم پی) ماحولیاتی و سماجی انتظامی منصوبہ تیار کیاگیاہے۔ چھوٹے ڈیموں کے منصوبوں میں16 سے 23 فٹ اونچے مٹی کے پشتوں اور پکے اسپل ویزکی تعمیرات بھی شامل ہیں۔ تعمیراتی سامان کی نقل و حمل کے لئے موجودہ سڑکوں کا استعمال کیا جائے گا ۔

دریائے سندھ سے منچھرجھیل کو پہاڑی ندیوں اور اہم نارابویلی ڈرین –ایم این وی ڈی سے 8 لاکھ 62 ہزار ایکڑ فٹ پر ہے۔ ایم این وی ڈرین کے علاوہ ان ذرائع کا معیار اچھا ہے۔چھوٹے ڈیموں میں {ایس آر پی-اے ایف فیز ون ٹو اور تھری}منچھر جھیل کا گراونڈ واٹر ذخیرہ کیلئے برقرار رہےگا،صرف0 اعشاریہ103 فیصدپانی زیرزمین پانی کی سطح بڑھنے کیلئے روکاجائےگاجبکہ ذیلی سطح پر پانی کا بہاو بھی منچھر جھیل میں شامل ہوجائےگا یوں چھوٹے ڈیموں کی ان تعمیرات سے نچلی سطح پر کوئی خاص اثر نہیں ہوگا۔تاہم ایس آر پی-اے ایف کے تحت چھوٹے ڈیموں کی تعمیرات سے ملیر دریاکے پانی کی نچلی سطح پر معمولی اثر پڑےگا۔

ان ڈیموں کے مشترکہ پانی کے ذخیرے کی گنجائش 1014 ایکڑ فٹ ہے اورملیر دریا کے پانی کا اوسط سالانہ بہاو 60 اعشاریہ 720 ایکڑ فٹ ہے اس کا مطلب ہےکہ دریائے ملیر میں 3.33 فیصد پانی ان ڈیموں میں زیرزمین ذخیرہ کیا جائے گا۔ چونکہ یہ ڈیم زیرزمین پانی کے ذخیرے کیلئے ہیں اس لئے زمینی پانی دریائے ملیر میں شامل ہوجائے گا اور نچلی سطح پر کوئی خاص اثر نہیں ہوگاجبکہ ، دیگرسالانہ ندیوں کا پانی4 اعشاریہ 9 فیصد سے 28 اعشاریہ 3 فیصد تک روکاجائےگا مزید پانی قدرتی طریقے سے بہہ جائے گا پانی کےبہاو سے مقامی آبادی کی یقینی طور پر ضروریات پوری

ہوجائیں گی۔ اس کی تصدیق 'صوبہ سندھ میں چھوٹے ڈیموں کے کارکردگی کےتشخیصی مطالعہ'میں بھی کی گئی جسکے مطابق مقامی افراد کا کہنا ہےمون سون موسم میں ڈیموں کے اسپل وےسے 2سے 3 مرتبہ پانی کا بہاو ہوتاہے۔

چھوٹےڈیموں کی ان تعمیر ات کے دوران ٹھیکیداروں کے ذریعے 706ملازمین بھرتی کئےجائیں گے جس سے تعمیراتی مدت کےدوران انھیں وسیلہ روزگار مہیا ہوگا۔ ٹھیکیدارکسی بھی سماجی مسئلے سے بچنے کیلئے بیرونی عملے کو مقامی ملازمین سے علیحدہ رکھنے کا پابند ہوگا۔تعمیرات کےدوران مقامی تاجروں سےسامان کی خریداری اور خدمات سے انھیں کاروبارملےگا۔ٹھیکیدارکے ملازمین کیلئے بنائے گئے ضابطہ اخلاق میں کوروناوائرس اور ایس ٹی ڈی، ایچ آئی وی ایڈز جیسی بیماریوں کے پھیلاو سے متعلق معلومات شامل ہوں گی۔ اس سے پہلے تعمیر کئےگئے ڈیموں کے علاوہ مذکورہ ڈیموں کی تعمیرات کےدوران ایس آر پی اضافی تعاون کےتحت جنگلی حیات کے رہائشی مقامات کی بحالی اور درخت پودوں میں اضافے سے ماحولیاتی نظام پر مثبت اثرات مرتب ہوں گے۔تعمیرات کےدوران تمام ڈیم سائٹ کیلئےڈیم ٹوٹنے کی صورت میں کسی بھی قسم کے نقصان سے نمٹنے کیلئے ایک ہنگامی رسپانس پلان تیارکیاجائےگا۔

تعمیرات سے ہونےوالے اثرات جیسے فضائی و صوتی آلودگی اور سماجی وسائل کے استعمال سے ان اقدامات پر مناسب طریقے سےعملدرآمد کرکے کم کیا جاسکتا ہے۔ان ڈیموں کی تعمیر سے خشک سالی کےموسم میں پانی کی موجودگی سے ان علاقوں کی ماحولیاتی اہمیت میں اضافہ ہوگا وہیں عام طور پر خشک سالی سے متاثرہ مقامی افراد ، مویشیوں اورجنگلی حیات کیلئے پینےکا پانی دستیاب ہوگا۔

تعمیراتی مدت کے دوران ٹھیکیدار کو رپورٹ میں تجویز کئےگئے تمام اقدامات پر مکمل عملدرآمد کرواناہوگا۔منفی اثرات کو گاڑیوں اور مشینری کے معائنےاور دیکھ بھال کے ذریعے کم کیا جاسکتا ہےبھاری سامان کے لئے شورکم کرنےوالے آلات یا مفلروں کا استعمال ،غیر پختہ سڑکوں پرپانی کا چھڑکاو ،تعمیراتی ملبے/بقایاجات سے ہونے والے منفی اثرات پر قابو پانا اور آبی آلودگی کےخاتمے ، گندے تیل کو مناسب طریقے سے ذخیرہ کرنے ،آلودہ پانی کیلئے ٹریٹمنٹ، ٹھوس فضلہ پر قابو پانا اوراسے ضائع کرنے کیلئے اسےایک جگہ جمع کرنا شامل ہے۔

اس منصوبے پرکام کرنےوالے ملازمین کی صحت وحفاظت کو مسلسل معائنےکےذریعےیقینی بنایاجائےگا تاکہ بیماریوں اورحادثات کی روک تھام ، مزدوروں اور مقامی افراد میں آگاہی پیدا کرنے ، صفائی کے اقدامات ، کوویڈ 19 کے انتظام و نگرانی اور ہنگامی ردعمل اور بچاؤ کے طریقہ کارپر عملدرآمد ، مناسب سینیٹری سہولیات کی فراہمی ، پینے کے پانی کی فراہمی ، اور مزدوروں کے لئے کوڑےدان کی فراہمی وغیرہ ۔ان پر عملدرآمد کرنے کے بعد منصوبوں کا علاقوں پر طبعی، حیاتیاتی یا سماجی و معاشی ماحول پر کوئی خاص اور دیرپا منفی اثر نہیں ہوگا ، بلکہ اس کے مثبت اثرات مرتب ہونگےاور پائیدار ترقی ہوگی۔

ان تمام تر اقدامات کی نگرانی کے لئے فیلڈ اسٹاف کی تربیت،عملدرآمد اور لاگت کا تخمینہ اور شکایات کے ازالے کا طریقہ کار(جی آر ایم)کے تحت ایک خاص وضاحت پیش کی گئی ہے ای ایس ایم پی - کو اسٹیک ہولڈرز اور مقامی افراد کی مشاورت سے تشکیل دیا گیاہے۔انوائرمنٹ اور سوشل سیف گارڈ مانیٹرنگ- ماحولیاتی و سماجی تحفظ سے متعلق نگرانی کی جائے گی تخفیف کے منصوبوں کو باقاعدگی اورموثرانداز سےنفاذ کیلئے اسے تین مرحلوں میں انجام دیاجائےگا۔

پروجیکٹ مینجمنٹ ٹیم (پی ٹی ایم) کی سطح پرسماجی اور ماحولیاتی ماہرین منصوبےکی حفاظتی نگرانی کریں گےتاکہ یہ یقینی بنایاجاسکے کہ تخفیف کے منصوبوں پر موثر انداز میں اقدامات کئےجارہے ہیں، یہ ماہرین باقاعدگی سے فیلڈ وزٹ کریں گے۔ فیلڈ لیول پر ، پروجیکٹ متعلقہ اسٹاف کے ذریعہ حفاظتی نگرانی کی جائے گی۔ تیسری سطح پرپی آئی ایس سی عملدرآمد کنسلٹنٹس اور پی ایم ٹی کا ای ایس ایم یو ای ایس ایم پی کے نفاذ کے لئے ماہانہ ، سہ ماہی اور سالانہ رپورٹس تیار کرے گا۔ پروجیکٹ مینجمنٹ ٹیم (پی ایم ٹی)، پروجیکٹ ڈائریکٹر کی سربراہی میں محکمہ آبپاشی سندھ پر ایس آر پی پروجیکٹ کو عملی جامہ پہنانے کی مکمل ذمہ داری ہے۔

پراجیکٹ مینجمنٹ ٹیم (پی ایم ٹی) کو ماحولیاتی و سماجی انتظامی یونٹ ای ایس ایم یو- کی معاونت حاصل ہے اسے پی ایم ٹی میں قائم کیاگیاہے۔ پی ایم ٹی نے منصوبے کی نگرانی اور معاونت کیلئے کنسلٹنٹس کی خدمات حاصل کی ہیں۔ان کنسلٹنٹس کے پاس بھی ماحولیاتی اور سماجی تحفظ کےلئے ماہرین،اور تعمیراتی ٹھیکیدار کے پاس ماحولیاتی، سماجی اور صحت کےافسران بھی موجود ہونگے۔تخفیفی اقدامات پرعملدرآمد کیلئے ڈیم کے تعمیراتی معاہدوں میں مناسب شقیں شامل کی جائینگی۔ پی ایم ٹی ذیلی منصوبے کی سرگرمیوں کی بیرونی نگرانی یا تھرڈ پارٹی کی توثیق کیلئے ماحولیاتی/سماجی نگرانی اور تشخیصی کنسلٹنٹس (ای ایس ایم ای سی) کو بھی شامل کیاجائےگا۔

ڈیم ٹوٹنے سے متعلق کئےگئے ایک مشاہدے سےیہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہےکہ ان تمام 13چھوٹے ڈیموں کے ذخائرکے رقبے کا سائزچھوٹا 2 اعشاریہ 58مربع کلومیٹر سےزیادہ نہیں ہے۔ یہ علاقہ بدترین موسمی صورتحال میں ماضی کےبدترین سیلابی پانی100 سالہ ریکارڈغئیب جان کےمقام پر91 اعشاریہ 7مربع کلومیٹر (35اعشاریہ41 مربع میل) میں ڈوب سکتاہے جس سے متاثر ہونےوالے مقامی افراد کی تعداد 3 لاکھ 79 ہزار 510 کےلگ بھگ ہے۔مجموعی طور پر ڈیم ٹوٹنے سے نقصان کی زد میں آنےوالی آبادی بہت چھوٹی ہےاورکم آبادی متاثرہوسکتی ہے۔100 سالہ قدیم اس سیلاب کےاثرات قابل تعریف نہیں جس کیلئے تمام ڈیموں کےلئے ایمرجنسی پلان بنایاجائےگا۔

ڈیموں کی تعمیرات کےدوران متوقع نقصان کے تخمینے کیلئےمتاثرہ مقام کاہیکڑاس اورگوگل نقشے کےسافٹ ویئر کے ذریعے جائزہ لیا گیا ہے۔100 سالہ ریکارڈ سیلاب سےڈیم ٹوٹنے کی صورت میں ہونےوالے ممکنہ نقصانات کا جائزہ لیاگیا ان میں درختوں، زرعی اراضی ، ہینڈ پمپوں اور آثار قدیمہ کے مقامات کے ممکنہ نقصانات کاجائزہ بھی شامل ہے جیساکہ تمام ڈیم زیرزمین پانی کی سطح میں اضافے کیلئے بنائے جارہے ہیں ڈیموں کی تعمیر سےیہ ممکنہ نقصانات عارضی نوعیت {4 سے 8 ہفتوں}کےلئے ہوں گےاس دوران زمین پانی جذب کرلےگی یہاں ڈیموں کی تعمیرات سےصرف 2غیرپختہ سڑکیں اور166 درخت متاثر ہوں گے۔ای ایس ایم پی دستاویز میں کسی بھی قسم کے نقصانات

سے نمٹنے کیلئے سماجی سطح پر کمیونٹی /مقامی افراد کیلئے مالی تعاون دینے کی تجویز بھی شامل کی گئی ہے-

ایک اندازے کے مطابق 13 ڈیموں کی تعمیرات کےلئے ان مقامات پر 166درخت گرائے جائیں گے،یہاں موجودکسی بھی محفوظ قراردئےگئے جانداروں کو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔گرائےگئےدرختوں کے متبادل 5 گنا اضافی درخت اگائےجائیں گے فی درخت کی قیمت ایک ہزار روپےجبکہ مکمل لاگت 830،000 بنتی ہے-ای ایس ایم پی میں 177،025،800 کا بجٹ مختص کیاگیاہے جسمیں عالمی وبا کورونا وائرس سے بچاو کے انتظامات بھی شامل ہیں ہر ڈیم سائٹ کےمقامی افراد کی بھلائی اور بہتری کیلئے 7،000،000 روپے کی رقم شامل کی گئی ہے اسے ہر ڈیم کے ای ایس ایم پی بل میں عارضی طور پر بی او کیو آئٹم کےطور پر شامل کیاگیاہے-

---